# All India Muslim League Sindh Conference in Karachi 1938

## Resolution Passed by AIML

## &

## Presidential Address of

## Quaid-e-Azam

## Muhammad Ali Jinnah

Prepared and Presented by,

Muhammad Mashhood Qasmi

https://murasla.pk

*Quaid-i-Azam during the procession at Karachi, December, 1938.*

*Another view of the procession at Karachi, December, 1938.*

ALL INDIA MUSLIM LEAGUE SINDH CONFERENCE IN KARACHI 1938 (Resoltion passed in Conference)

- Whereas it [Congress] has deliberately established purely Hindu rule in certain provinces by forming ministries either without Muslim ministers or with Muslim ministers having no following among the Muslim members, in direct and flagrant violation of the letter and spirit of the Government of India Act 1935 and Instrument of Instruction. Whereas the ministries so formed have established a sort of rule which has for its aim the intimidation and demoralization of Muslims, the extermination of the healthy and nation building influences of the Muslim Culture, the suppression of Muslim religious customs and their religious obligations and elimination of their political rights as a separate community.
- Whereas it [congress] has in open defiance of the democratic principles persistently endeavors to render the power of the Muslim majorities ineffective and unimportant in the North Western Frontier Province, Bengal, the Punjab and Sindh by trying to bring into power or by supporting coalition ministries not enjoying the confidence of the majority of Muslims and the Muslim masses of those provinces.

- Whereas the evolution of a single united India and united Indian nation inspired by common aspirations and common Ideals being impossible for realization on account of the caste-ridden mentality and anti-Muslim policy of the majority community, and also on account of acute difference of religion, language, script, culture, social laws and outlook on life of the two major communities and even of race in certain parts-
- This Conference consider it absolutely essential in the interests of an abiding peace of the vast Indian continent and in the interests of unhampered cultural development, the economic and social betterment, political self-determination of the two nations known as Hindus and Muslims, to recommend to All India Muslim League to review and revise the entire question of what should be the suitable constitution for India which will secure honorable and legitimate status due to them, and that this conference, therefore recommends to the All India Muslim League to device a scheme of constitution under which Muslims may attain full Independence.

# ہم آزاد ہندوستان میں آزاد رہنا چاہتے ہیں

## حیدرآباد سندھ میں سر عبداللہ ہارون کی تقریر

لاہور۔ ۳ جولائی۔ حیدرآباد سندھ کا ایک برقیہ مظہر ہے۔ کہ کل شام اسلامیان حیدرآباد کا جوش وخروش اپنی انتہا پر تھا۔ مسلمانوں کا ایک بہت بھاری جلوس بڑے بڑے بازاروں سے گزر کر سٹیشن کے قریب باغ میں ختم ہوا۔ جہاں سر عبداللہ ہارون نے مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ جھنڈا لہراتے ہوئے سر عبداللہ ہارون نے کہا۔ کہ یہ جھنڈا اسلامی استحکام وقربانی اور ہندوستان کے کروڑ ہا مسلمانوں کے قومی اتحاد کا نشان ہے۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مسلمان آئندہ دریوزہ گروں کا جامہ نہیں پہنیں گے۔ ہم آزاد ہندوستان میں آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ کانگرسی۔ لیڈر حکومت برطانیہ سے ساز باز کر رہے ہیں۔ ہم اس ہندو برطانوی اتحاد کی مخالفت کریں گے۔ جو ہمیں ہمارے پیدائشی حق سے محروم کرنے کے مترادف ہوگا۔ ہم ہندوستان میں عزت وآبرو کے ساتھ زندہ رہیں گے۔ اور عزت وآبرو کے ساتھ مریں گے۔ آخر میں آپ نے مسلمانوں سے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی اپیل کی۔

روزنامہ انقلاب–5جولائی1938 / بشکریہ امجد سلیم علوی

# کراچی میں مسٹر جناح کے شاہانہ استقبال کی تیاریاں

## جلوس ۳۰ میل فاصلہ طے کریگا۔ وزیر اعظم بنگال اسلامی علم لہرائینگے

کراچی ۶ راکتوبر۔ مسٹر ایم اے جناح جمعہ کو بعد دوپہر سپیشل ٹرین کے ذریعے بمبئی سے وارد کراچی ہونگے۔ آپ کے استقبال کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر مسٹر جناح گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد شہر میں آپ کا جلوس نکالا جائے گا۔ جلوس شہر کے مختلف حصوں میں ۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد میر بلوچ گراؤنڈ میں اختتام پذیر ہوگا۔ جو میدان عیدگاہ کے قریب واقع ہے۔

مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال میر بلوچ گراؤنڈ میں مسلم لیگ کا جھنڈا لہرائیں گے۔ اس کے بعد مسٹر جناح اور دوسرے لیڈر کراچی کلب میں مدعو ہونگے۔ جہاں ان کے اعزاز میں ڈنر دیا جائے گا۔ مسٹر جناح سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے سلسلے میں تین دن تک کراچی میں قیام پذیر ہونگے۔ اس کے بعد ۶ دن تک صوبہ سندھ کا دورہ کریں گے۔ یہ دورہ ۱۱ راکتوبر کو شروع ہوگا۔ اس دورہ میں مسٹر جناح کے ہمراہ مولانا شوکت علی۔ مولانا حسرت موہانی۔ مولانا جمال میاں۔ راجہ صاحب آف محمود آباد۔ راجہ صاحب پیر پور۔ مولانا عبدالحامد بدایونی۔ اور مسٹر اورنگ زیب خاں بھی ہونگے۔ ۸ راکتوبر کو شام کے ساڑھے پانچ بجے کراچی کارپوریشن مسٹر جناح کی خدمت میں ایڈریس پیش کرے گی۔ (اے پ)

روزنامہ انقلاب–8 اکتوبر 1938 / بشکریہ امجد سلیم علوی

روزنامہ انقلاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۱۱

تار کا پتہ۔ انقلاب لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۷۳۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ادارۂ تحریر

غلام رسول مہر

عبدالمجید سالک

جلد ۱۳ لاہور۔ یوم یک شنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء نمبر ۱۷۰

# کراچی میں مسٹر جناح کا شاہانہ خیر مقدم۔ ۱۵ توپوں کی سلامی۔ جلوس پر ہوائی جہازوں کا دستہ پھول برسا تا رہا

## سپیشل ٹرین کی آمد پر ہزار ہا مسلمانوں کی والہانہ عقیدت کا پرجوش مظاہرہ

کراچی، ۸ اکتوبر۔ آج مسٹر محمد علی جناح سندھ پراونشل مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کیلئے بذریعہ سپیشل ٹرین تشریف لائے۔ اجلاس میں شریک ہونے والے ۵ سو ڈیلی گیٹ بھی اس سپیشل ٹرین میں تھے۔ قائد اعظم کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن پر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ جونہی سپیشل ٹرین سٹیشن پلیٹ فارم پر پہنچی "اسلام زندہ باد" اور "اللہ اکبر" کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔ سر عبداللہ ہارون اور سر غلام حسین نے گاڑی میں سوار ہو کر مسٹر جناح کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس وقت ۱۵ توپیں مسٹر جناح کے اعزاز میں سلامی کے طور پر داغی گئیں۔ جب مسٹر جناح گاڑی سے پلیٹ فارم پر اترے تو بینڈ باجہ نے ان کی سلامی اتاری۔ نیشنل گارڈ کے باوردی والنٹیروں کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد مسٹر جناح مزین رتھ میں سوار ہوئے۔ جس کے آگے چار مضبوط اور خوبصورت گھوڑے جتے ہوئے تھے سان کے دائیں اور بائیں جانب دو باڈی گارڈ ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ جلوس کے جلو میں اونٹ سواروں کی ایک پلٹن تھی۔ جنہوں نے عربی لباس پہنا ہوا تھا۔ گھوڑوں پر سواروں کے ہاتھوں میں مسلم لیگ کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ جلوس میں ایک قابل ذکر منظر خدیبل گاڑیاں تھیں۔ جن پر عظیم الجثہ مچھلیاں اور کشتیاں رکھی تھیں شروع سے آخر تک جلوس پر ہوا میں ہوائی جہازوں کا ایک دستہ پرواز کرتا رہا۔ ہوائی جہازوں پر سے صدر کی گاڑی پر اور اہل جلوس پر پھول اور پمفلٹ برسائے جاتے رہے صدر کا جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گذرا۔ بازاروں میں خوبصورت گیٹ بنائے گئے تھے۔ جو مسلم لیڈروں کے ناموں سے منسوب تھے۔ جلوس عید گاہ کے میدان میں ختم ہوا جہاں کانفرنس کے لئے ایک عظیم الشان پنڈال بنایا گیا ہے۔ پنڈال کے ساتھ ہی ایک عارضی ڈاکخانہ اور تارگھر بھی قائم کیا گیا ہے۔ جلوس کے خاتمے پر مسٹر جناح سر عبداللہ ہارون کے بنگلے پر تشریف لے گئے جہاں ان کی اقامت کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔

### اگر جنگ ہو جاتی۔۔۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

### سلہٹ کی فرقہ وار صورت حالات

دیہات میں اکا دکا حملے ہو رہے ہیں

### پیکن ہنکاؤ ریلوے کاٹ دی گئی

### ناز ک مزاج ہٹلر!

پھول سے رخسار زخمی ہو گیا

### فوج میں پنجابیوں کی بھرتی پر اعتراض کرنیوالوں کو دندان شکن جواب

وزیر اعظم پنجاب کی تقریر۔ غیر پنجابی اپنے آپکو اہل ثابت کریں

### چیکوسلواکیہ کا پانچواں منطقہ بھی جرمنی کے حوالے کر دیا گیا!

روزنامہ انقلاب –9 اکتوبر 1938 / بشکریہ امجد سلیم علوی

روزنامہ انقلاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۱۱
تار کا پتہ۔ انقلاب لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۷۳۴
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۱۱
ادارۂ تحریر
غلام رسول مہر
عبدالمجید سالک

جلد ۱۳ | لاہور۔ یوم پنج شنبہ ۱۱ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۷

# اسلامی فیڈریشن اور غیر اسلامی فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز۔ سندھ مسلم لیگ کانفرنس میں ایک نہایت اہم قرارداد

کراچی ۴ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سندھ مسلم لیگ کانفرنس میں ایک قرارداد پیش کی جائے گی جس کے ذریعے فیصلہ کیا جائیگا کہ ہندوستان میں دو فیڈریشن قائم کی جائیں ایک اسلامی فیڈریشن اور دوسرا غیر اسلامی فیڈریشن۔ اول الذکر میں اسلامی ریاستیں اور مسلم اکثریت والے صوبے شامل ہوں۔ اسلامی فیڈریشن میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو غیر اسلامی فیڈریشن میں رہنے والی مسلم اقلیت کے ساتھ کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ اس قرارداد میں یہ چیز بھی شامل ہو گی۔ کہ اگر بیرون ہند کی کوئی اسلامی حکومت ہندوستان کے اسلامی فیڈریشن میں شریک ہونا چاہے تو ایسا کر سکتی ہے۔

روزنامہ انقلاب–6اکتوبر 1938 / بشکریہ امجد سلیم علوی

## Quaid e Azam's Presidential Address at the Sind Muslim League Conference, Karachi, October 8, 1938 (excerpts)

..It is an irony of fate that the two provinces... the Sind and the North West Frontier Province, should remain outside the ken of the All India Muslim League. But I am glad that Sind Mussalmans have now realized... The North West Frontier Province for which the Muslim League fought against every machination including the opposition on the part of the Congress itself against our demand that it should have the constitution and reforms on an equal footing with all the other provinces of the British India should remain, when liberated, under the heel of Wardha.

But I feel confident that it will not be very long before the Mussalmans of North West Frontier Province will come home on the platform of the All India Muslim League and work as loyally and faithfully as any Mussalman under the banner and the flag of the All India Muslim League and those who have and are still misleading the Pathans will meet with their 'Nemesis'.

The struggle that we are carrying on is not merely for loaves and fishes, ministerships and jobs, nor are we opposed to the economic, social and educational uplift of our countrymen as it is falsely alleged. We want to make every contribution to uplift of our people particularly the Mussalmans. Do not believe when you are told that the policy and programme of the League is reactionary. No honest man who has studied the policy and programme of the League can conscientiously and truthfully say that is anything but fully national and most progressive. Yet Muslim League and its leaders are daily misrepresented and vilified. Truth is suppressed and falsehood is broadcast in the Congress press and new agencies; of course we having no press. But the greatest misfortune of India is that the High Command of the Congress has adopted a most brutal, oppressive and inimical attitude towards the All India Muslim League since they secured the majority in the six provinces.

After they decided to accept office and work the constitution when we were ready and offered our hand of cooperation as we had already made it clear before and after the elections also, the first demand was that the League must liquidate

itself and we were told that it represents nobody except few estimable middle class gentlemen. And secondly the decision was taken that we must be treated as an anathema and the League groups in various legislature were boycotted by the Congress. And the members of the League party in the legislatures were to be treated as untouchables and that no one was to be included in the ministry of those provinces from amongst the representatives of the League party unless they unconditionally signed the pledge, the policy, and the programme of the Congress which honestly speaking is much worse than that of the All India Muslim League and more communal, in  a fact, except that we stand for the adequate and effective safeguards, for the rights and interests of the Mussalmans and that we do not agree with false creed of 'truth and non-violence' which is observed and honored more in breach. They were asked to abjure their party and forego their creed, policy and programme which is far more honest and straightforward and practical.

They started in the legislatures with a song of Bande Matram which is not only idolatrous but in its origin and substance a hymn to spread hatred for the Mussalmans. And they in their

wisdom tried and are persisting now and compelling the school authorities to sing Bande Matram at congregations and school gatherings although it is admitted that it is not a national song. They have persistently hoisted tricolor flags in a most aggressive and offensive manner on all Government and public institutions irrespective of the feelings of others although it is admitted that it is not a national flag. They started 'the Muslim Mass Contact' which is not only silly but dangerous and some wiseacre amongst them think that this will bring about the destruction of the Communal Award or at any rate nullify its object and destroy the true strength of Muslim representation in the various legislatures and further thereby force every Muslim to submit to the membership of the Congress. They have been forcing radical changes in the educational system of the Provinces and to run the department on Wardha scheme which has assumed the name of Vidya Mandir and make Hindi compulsory in the guise of Hindustani but highly Sanskritised as 'Lingua franca' of India and leave no stone unturned to suppress Urdu which is the language of the largest number of Mussalmans in India and thus give a death blow to their culture and their solidarity.

Every available post or job is reserved for the Congress men or those Mussalmans who are prepared to desert or vilify the League. The 'Civil Liberties' has assumed new definition. That in the absence of Swadeshi Laws, 'lawless and reactionary laws' such as the 'Criminal Law Amendment Act' and 'Section 144' are to be freely utilized against those persons who disobey or differ from the Congress Ministries and particularly in the case of the members of the Muslim League. Measures are brought in, bills have been passed and laws have been enacted which are obviously highly detrimental to the interests of the Mussalmans, for instance amendments of the franchise system of voting and representation of minorities in the Municipal, Local and District Boards. The Muslim Press is terrorized under threat of penalty of forfeiture of securities and in some cases the obnoxious executive orders have been passed and securities of some Muslim Urdu newspapers have been forfeited. Is this the national programme that is being pursued for the advancement of the people of this country which will achieve freedom and independence of India? If this is the foretaste on the threshold of limited and restricted authority and power enjoyed by the Congress I shudder to think what would be the fate of ninety millions of Mussalmans in this country if the Congress were in charge of full and plenary

Activ
Go to

powers of the Government of India, and yet the other day the President of the Congress had the temerity in speaking at the Haripura Congress Session in February 1938 to solemnly ask 'I would put it to the members of the minority communities in India to consider dispassionately if they have anything to fear when the Congress programme is put into operation.' So far I have not dealt with the cases of maltreatment and tyranny and persecution regarding which columns and columns have been filled by newspapers especially in three Provinces of Bihar, U.P. and C.P. and we are awaiting the report of the committee that has been appointed. I hope that the report will be out before the next session of Muslim League in December 1938.

It is common knowledge that the average Congress man whether he is a member by conviction or 'convenience' arrogates to himself the role of a ruler of this country and although he does not possess the educational qualifications, training and culture and traditions of the British bureaucrat he behaves and acts towards the Mussalmans in a much worse manner that the British did towards Indians. The Supreme Command may well deplore corruption, untruthfulness and violence and may further deplore the

faked register of membership of the Congress by ' convenience.'

These are a few characteristic features of the Congress programme so far regarding the Mussalmans. But we are told very recently in your city by a high authority that surely the fact that the Governors have not yet thought fit to interfere or exercise their special powers is a proof positive and shows that the Mussalmans were not only justly and fairly treated but they are dealt with handsomely and generously. I know that Governors and the Governor-General have failed the minorities and specially the Mussalmans. But on the other hand, we are told that there is a gentlemen's agreement and a secret understanding between the British Government and the Congress in consequence of which assurances were given that such powers will not be exercised, and so it is obvious that the Congress ministries are getting the longest rope with the result that the foolish policy of the Congress is responsible not only for intense bitterness between the two sister communities but among the various classes and interests. It has result in various clashes and conflicts and ill will which are bound to recoil in the long run on the progress and welfare of India. It seems

that Congress is only tumbling into the hands of those who are looking forward to the creation of a serious situation which will break India vertically and horizontally. But this is not all.

Now let us turn to Bengal, Punjab and Assam. In these provinces there happens to be a predominant Muslim voice in the Ministries and hence they are made the target and the object of final destruction by the Congress High Command.

In Bengal the move to defeat Fazlul Haq Ministry has ignominiously failed. In Punjab various efforts are made to weaken the ministry of Sir Sikander Hyat. But in Punjab they have not yet dared to table a no-confidence motion because Punjab Ministry cannot yet be bent. In Assam, Mr. Saadullah's Ministry resigned. Immediately the Congress President went post-haste with other henchmen and agents to help the birth of a so-called Congress Ministry with utter disregard of all their previous professions and declaration and contrary to their avowed determination to have nothing to do with coalition and he gathered together various groups all and sundry. But in forming the Ministry, Mr. Bordoloi was not able to announce the name of even one of the three

Ac
Go

Muslim Ministers who were to be included in the Ministry. Apart from the methods adopted further to move the President for adjournment of the Assembly sine die was hardly creditable, and for a great party not to face the legislature knowing full well that they had not the majority at their back was sheer cowardice. It is under threat of suspension of oath taking ceremony that the President and Congress party agreed to the sessions of the Assembly being called at an early date, and up the present moment Mr. Bordoloi has not been able to get more than one of the three Muslim Ministers, and he is still hunting for the remaining two Muslim Ministers. When 56 members of the Assembly out of 107 are not only against the so-called Congress Ministry but have tabled the vote of no-confidence, I congratulate the President, Mr. Bose, for his statesmanlike achievement for this stillborn child which is now anxious to feed by means of oxygen and bring to life by appealing to the European planters to come to his rescue.

The Congress High Command is obsessed with one idea and determined to divide the Mussalmans and particularly to break the solidarity of the Muslim League no matter how low they may have to stoop. They have no scruples or any

Ac
Go

standard or principle in their methods. Their policy is based on arrogance and opportunism and unfortunately they are getting the support of a large body of Hindus who have respect for the Congress and they are being fully exploited. Not only that but even Mr. Gandhi who has acquired the spiritual influence over a large body of the Hindu public and with his halo of Mahatma is used by those who surround him. He often tries to get out of awkward corners by falling back upon his inner voice or the voice of silence and relies upon the fact that he is not even a four-anna member of the Congress; he deplores corruption, untruthfulness and violence and pleads to his utter helplessness for the decisions of Congress High Command. This grand Fascist Council, the Working Committee which is named 'the shadow cabinet' of a parallel Government of India is supposed to speak on behalf of 'the Indian Nation'. Some of its antics remind one of a clown imitating the artist in a circus. During this critical situation about the end of September last this so-called shadow cabinet continually sat in sessions and kept vigil as the All India Congress committee had entrusted them with a power to take such decisions as they thought proper with regard to the question of India's part in the event of the war breaking out.

Ac
Go

So, to begin with, a sympathetic message was sent by the High Command to the Government of Czechoslovakia and the Mahatma and the Working Committee were continuing the vigil waiting for the Whitehall to approach Mahatma Gandhi. But the war is averted and soon now the vigil will terminate and India must breathe a sigh of relief as we are saved from the Congress decision with regard to the war for the moment. So now this is the situation and position that we have to face. It is no use relying upon anyone else. We must stand on our own inherent strength and build up our own power and forge sanctions behind our decisions. Today we are told that even for the purpose of settlement of Hindu Muslim question we do not represent the Mussalmans of India and we are required to prove the position and status of ours by 'Service and merits' before the mighty High Command. Gentlemen! The meaning is clear. It is no use blaming others, it is no use our accusing our opponents only, and it is no use our expecting our enemies to behave differently.

If the Mussalmans are going to be defeated in their national goal and aspirations, it will only be by the betrayal of the Mussalmans among us as it has happened in the past.

For the renegades and traitors I have nothing to say. They can do their worst. But I appeal most fervently to those Mussalmans who honestly feel for their community and its welfare and those who are misled or misguided and indifferent to come on to the platform of the Muslim League and work under its flag, and please close your rank and file and stand solid and united at any and all costs and speak and act with one voice.

Here I wish to make it clear that I am not fighting the Hindu community as such nor have I any quarrel with the Hindus generally for I have many personal friends amongst them; but the Congress 'High Command' is in my opinion the greatest enemy of India's progress and for the matter of that even of the interests of the Hindus. Although there are many Hindus who entirely condemn them and are completely fed up with them yet a large body of the Hindu public is still hypnotized and mesmerized by them by their seductive and abusive propaganda and disingenuous catchwords and slogans. Will they get their freedom of judgment and action!

With regard to the tragedy of Palestine that is going on at present and the ruthless repression that is practiced against

the Arab because of their struggle for the freedom of their country, I need hardly tell you that we had most convincing proofs demonstrated all over India that the heart of every Mussalman is with them in their brave and wonderful struggle that they are carrying on against all odds and in spite of their being 'defenseless'...

...

I am glad here to note that the Congress Working Committee also at Delhi have passed a resolution. That having regard to its importance it was moved by the chair without any comments. This is an indication of the superficial interest Congress takes in matters which the Mussalmans consider nearest and dearest to their heart. During the recent times Great Britain has thrown her friends to the wolves and broken her solemn promises. Only those succeed with the British people who possess force and power and who are in a position to bully them. They have also let down and thrown the Mussalmans of India to the wolves. I am sure there will be no peace in the Near East unless they give an honest and square deal to the Arabs in Palestine.

In India I may draw attention of His Majesty's Government and the British statesmen who I am sure are not under any

delusion that the Congress represents the people of India or Indian nation, for there are 90 million of Mussalmans.

And I would draw their attention and here also of the Congress High Command and ask them to mark, learn and inwardly digest the recent upheaval and its consequent developments which threatened the world war. It was because the Sudeten Germans who were forced under the heel of the majority of Czechoslovakia who oppressed them, suppressed them, maltreated them and showed a brutal and callous disregard for their rights and interests for two decades hence the inevitable result that the Republic of Czechoslovakia is now broken up and a new map will have to be drawn. Just as the Sudeten Germans were not defenseless and survived the oppression and persecution for two decades so also the Mussalmans are not defenseless and cannot give you their national entity and aspirations in this great continent.

Here also I may mention the Frontier policy of the Government of India which the sooner it is given up the better and the methods of reconciliation are resorted to instead. I will therefore appeal to the British Government to

review and revise their policy with regard to Palestine, Waziristan and Mussalmans of India and the Islamic powers generally. It is in the interest of Great Britain to seriously consider the reorientation in the light of the developments that have taken place during the last two decades.

To the Mussalmans therefore I say go forward and organize your people all over India and if reasons and arguments fail our ultimate resort must depend upon our own inherent strength and power. I do not despair nor need we fear the consequences in this great struggle of the life and death which involves the destiny of 90 million of our people.

روزنامہ انقلاب کا اداریہ 8 اکتوبر 1938-1

انقلاب

لاہور بروز شنبہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

# ہندو فیڈریشن اور مسلم فیڈریشن

## اقوامِ ہند کے مسائل کو حل کرنے کی آخری تدبیر

سندھ لیگ کانفرنس کے سامنے ایک تجویز پیش ہو رہی ہے کہ ہندوستان میں دو فیڈریشنیں بنیں۔ ایک فیڈریشن مسلم ریاستوں اور مسلم صوبوں کی ہو۔ دوسری فیڈریشن ہندو ریاستوں اور ہندو صوبوں کی ہو۔ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو سالہا سال سے اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک ایسا سمجھوتا ہو جائے جو ان دونوں قوموں میں ایک مستقل اور پائدار اشتراکِ عمل پیدا کر دے لیکن افسوس کہ ہماری کوئی کوشش بھی ہندوؤں نے کامیاب نہ ہونے دی۔ بلکہ ان کی خواہش شروع ہی سے یہ رہی کہ مسلمانوں کو ہر مقام پر بے دست و پا اور بے اختیار رکھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں قوموں کے درمیان بے اعتمادی انتہا پر پہنچ گئی جب سے نیا نظام حکومت رائج ہوا ہے اور ہندو اکثریت والے صوبوں کی عنانِ حکومت کانگرسی ہندوؤں کے ہاتھ آئی ہے اس وقت سے مسلم اقلیتوں کی حالت بے حد خطرناک ہو گئی ہے۔ ان حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اندر قوموں کے درمیان اشتراکِ عمل پیدا کرنے کی بظاہر کوئی امید نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی روش کانگرس کے اقتدار میں حد درجہ خراب اور یاس انگیز بن گئی ہے لہٰذا ہمارے نزدیک اس کشمکش کو دور کرنے کی آخری شکل یہی رہ گئی ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی فیڈریشنیں الگ الگ بن جائیں۔

### دو راستے

ہم نہیں کہہ سکتے کہ سندھ مسلم لیگ کانفرنس اس تجویز

سے ہندوستان پر حملہ ہو سکتا ہے۔ کسی غیر طاقت کے حوالے کر دے۔ اس لئے اگر مسلمانوں کے پاکستان میں بیرونِ ہند کے اسلامی ممالک کا الحاق شامل ہے۔ تو برطانیہ اس کے لئے تیار ہونے سے رہا۔ کسی طرح بھی ہو، اب وہ فلسطین پر قابض ہو چکا۔ اسلامی حکومتیں لاکھ سر پٹکیں اور فلسطین کے عرب شورش کریں وہ اس کا قبضہ چھوڑنے سے رہا۔ کیونکہ اپنے ایشیائی مقبوضات کے ساتھ ہوائی آمد و رفت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے فلسطین کا اس کے ہاتھ میں ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ کسی غیر طاقت کے ہاتھ چلا جائے تو وہ سلسلہ کسی وقت بھی قطع ہو سکتا ہے

ان الفاظ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہندو فلسطین پر برطانیہ کے قبضے سے خوش ہیں۔ اور اس بات پر بھی بالکل راضی ہیں کہ ہندوستان بدستور برطانیہ کے قبضے میں رہے الغرض یہاں تک ہوائی آمد و رفت کا سلسلہ بلا اختلال قائم رہ سکے۔

### ایک غلط فہمی کا ازالہ

لیکن ہمیں مہاشہ جی کی غلط فہمی رفع کر دینی چاہئے ہندوستان کے مسلمانوں کی خواہش ہرگز یہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے آزاد اور مستقل ممالک ہندوستانی مسلمانوں کی فیڈریشن میں شامل ہو جائیں۔ وہ صرف ہندوستان کے اسلامی عناصر کو اس فیڈریشن میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہی ہو گی۔

ہندوؤں کی فیڈریشنیں الگ الگ بن جائیں۔

## دو راستے

ہم نہیں کہہ سکتے کہ سندھ مسلم لیگ کانفرنس اس تجویز کے متعلق کیا طرزِ عمل اختیار کرے گی۔ لیکن ہمیں یہ کہہ دینے میں تامل نہیں ہونا چاہئے کہ اب مسلمانوں کی اکثریت کا رجحان اسی طرف ہو رہا ہے اور ہر وہ شخص جو ہندوستان میں امن و سکون پیدا کرنے اور مختلف قوموں کے لئے نشوو ارتقا کے طبعی مواقع بہم پہنچانے کا حامی ہے لازماً اس تجویز کی تائید کرے گا۔ صورتیں دو ہی تھیں۔ اول منصفانہ اصول کی بنا پر اشتراکِ عمل کا پائدار انتظام جسے ہندو گزشتہ پچیس برس سے رد کرتے چلے آرہے ہیں، دوسرے ایک دوسرے سے کامل علٰحدگی۔ اگر پہلی تجویز کامیاب نہیں ہو سکی تو دوسری تجویز کو اختیار کر لینے میں تامل کیوں کیا جائے۔ ہندو پہلی تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے میثاق لکھنؤ میں مسلمانوں کی اکثریتوں کو فنا کیا تھا۔ اس کے بعد مختلف حیلوں اور بہانوں سے مسلمانوں کو سیاسی حقوق سے محروم کرنا چاہا۔ کبھی ملازمتوں کے مطالبہ پر یہ طعنہ دیا گیا کہ مسلمان روٹی کے ٹکڑے مانگتے ہیں۔ کبھی یہ کہا گیا کہ ہندوستان کا مسئلہ صرف روٹی کا مسئلہ ہے خاتمۂ افلاس کی غرض سے مخلوط انتخاب کو بار بار پیش کیا گیا۔ اب سال ڈیڑھ سال سے مسلم عوام کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کا ڈھونگ کھڑا کر لیا گیا ہے۔ یہ حالات افسوسناک ہیں لیکن اگر ہندو انہیں قائم رکھنے پر مصر ہیں تو پھر مسلمانوں کے لئے اس کے سوا اور کون سی صورت ہے کہ وہ علٰحدگی کا مطالبہ کریں اور اسی کے لئے اپنی ساری قوتیں وقف کر دیں۔

## خالص ہندو استدلال

اس تجویز پر مہاشہ کرشن نے اظہار خیالات کرتے ہوئے ہندوؤں کے دلی خیالات و افکار کو صاف واضح کر دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

> اگر اسلامی فیڈریشن کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسلم اکثریت والے علاقے ہندوستانی فیڈریشن کے بجائے براہِ راست برطانوی حکومت کے ماتحت ہو جائیں تو اور بات ہے، ورنہ برطانیہ کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کہ سرحد اور سندھ جیسے علاقوں کو جہاں

مسلمانوں کی فیڈریشن میں شامل ہو جائیں۔ وہ صرف ہندوستان کے اسلامی عناصر کو اس فیڈریشن میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہی ہوگی۔ کہ یہ فیڈریشن جلد سے جلد آزاد ہو جائے۔ جس طرح کہ ہندو فیڈریشن کی خواہش یہ ہونی چاہئے کہ وہ جلد سے جلد غیر ملکی اقتدار سے نجات حاصل کرے ہندوؤں اور مسلمانوں کے فیڈریشن علٰحدہ بنانے کی تجویز بہ حالات موجودہ اس مجبوری کا نتیجہ ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ اشتراکِ عمل کی کوئی منصفانہ تجویز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ باقی رہا سندھ اور سرحد کے سرحد پر واقع ہونے کا مسئلہ تو بمبئی اور مدراس بھی سرحد پر واقع ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ہندوستان پر حملے کا اندیشہ نہیں؟ اور یہ حملہ کہاں سے ہوگا؟ ہندوستان سے قریب ترین ملک افغانستان و ایران ہیں۔ ان کی پالیسی ہی یہ نہیں کہ ہندوستان پر یا کسی دوسرے ملک پر حملہ آور ہوں۔ بلکہ وہ ہندوستانیوں کو ان کی خواہش کے مطابق حکومت قائم کرنے میں آزاد و خود مختار سمجھتے ہیں۔ اور ان سے کسی تعرض کے روادار نہیں ہو سکتے۔ کیا مہاشہ کرشن کے اس اضطراب سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ برطانیہ کو چالاکی سے سمجھا رہے ہیں کہ اگر ہندوستان پر قابض رہنا ہے تو سرحد و سندھ کا خیال رکھا جائے اور انہیں ہندو فیڈریشن کے دائرے سے باہر نہ ہونے دیا جائے؟

## ہندوؤں کی افسوسناک روش

ہم نے ساری پوزیشن کھول کر بیان کر دی ہے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ ہمیں ہندوؤں کے ساتھ اشتراکِ عمل پر کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ بہ شرطیکہ اس کی شرطیں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی ضامن بن سکیں۔ آج بھی اعتراض نہیں لیکن ہندوؤں نے کانگرسی اقتدار کے ماتحت جو روش اختیار کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علٰحدگی کے سوا حفاظت کی کوئی یقینی صورت نہیں۔ چیکوسلواکیا میں یہی حالت پیش آئی۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان کے کروڑوں مسلمان جو چیکوسلواکیا کے جرمنوں، ہنگیاریوں، پولوں اور سلواکوں سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ اپنے مستقبل کو خطرے میں ڈال دینے پر رضامند ہو جائیں۔ ہندوؤں کی روش پہلے دن سے ہمارے دل میں یہی اندیشہ پیدا

کر رہی تھی۔ اب یہ اندیشہ مجسم صورت میں سامنے آ رہا ہے
ہندو آج بھی اپنی روش کو بدل کر اس کا انسداد کر سکتے
ہیں، لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو ہندوستان
میں دو فیڈریشنوں کے قیام کے سوا چارہ کار کیا ہے؟

روزنامہ انقلاب–8 اکتوبر 1938 / بشکریہ امجد سلیم علوی